ی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 22- جنوری 2001ء

روزنامہ

CPL 61

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

سوموار 22 جنوری 2001ء- 26 شوال 1421 ہجری- 22- صلح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 19

بہترین بات

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین بات اللہ کی کتاب ہے- اور بہترین طریق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریق ہے- بدترین فعل دین میں نئی نئی بدعات کو پیدا کرنا ہے اور بدعت گمراہی کی طرف لے جاتی ہے-

(صحیح مسلم کتاب الجمعہ باب تخفیف الصلوۃ - حدیث نمبر 1435)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہر شخص کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کرے اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کو بہت سی نیکیوں کا وارث بنائے گا- جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہی اچھا ہے کیونکہ اس خوف کی وجہ سے اس کو ایک بصیرت ملتی ہے جس کے ذریعہ وہ گناہوں سے بچتا ہے- بہت سے لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعام اور اکرام پر غور کر کے شرمندہ ہو جاتے ہیں اور اس کی نافرمانی اور خلاف ورزی سے بچتے ہیں' لیکن ایک قسم لوگوں کی ایسی بھی ہے جو اس کے قہر سے ڈرتے ہیں- اصل بات یہ ہے کہ اچھا اور نیک تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی پرکھ سے اچھا نکلے- بہت لوگ ہیں جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ ہم متقی ہیں مگر اصل میں متقی وہ ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ کے دفتر میں متقی ہو-

اس وقت اللہ تعالیٰ کے اسم ستار کی تجلی ہے- لیکن قیامت کے دن جب پردہ دری کی تجلی ہو گی اس وقت تمام حقیقت کھل جائے گی- اس تجلی کے وقت بہت سے ایسے بھی ہوں گے جو آج بڑے متقی اور پرہیزگار نظر آتے ہیں قیامت کے دن وہ بڑے فاسق فاجر نظر آئیں گے- اس کی وجہ یہ ہے کہ عمل صالح ہماری اپنی تجویز اور قرارداد سے نہیں ہو سکتا- اصل میں اعمال صالحہ وہ ہیں جس میں کسی نوع کا کوئی فساد نہ ہو کیونکہ صالح فساد کی ضد ہے- جیسے غذا طیّب اس وقت ہوتی ہے کہ وہ کچی نہ ہو نہ سڑی ہوئی ہو اور نہ کسی ادنیٰ درجہ کی جنس کی ہو بلکہ ایسی ہو جو فوراً جزو بدن ہو جانے والی ہو- اسی طرح پر ضروری ہے کہ عمل صالح میں بھی کسی قسم کا فساد نہ ہو یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ہو اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق ہو اور پھر نہ اس میں کسی قسم کا کسل ہو نہ عجب ہو نہ ریا ہو نہ وہ اپنی تجویز سے ہو- جب ایسا عمل ہو تو وہ عمل صالح کہلاتا ہے اور یہ کبریت احمر ہے-

(ملفوظات جلد سوم ص 629-630)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دیکر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں- ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے- اس وقت بفضل تعالیٰ 1200 یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں-

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامی دارالضیافت ربوہ)

نمایاں کامیابی

○ محترم محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ تحریر کرتے ہیں نصرت جہاں انٹر کالج کے کیمسٹری کے لیکچرار مکرم وسیم احمد شاہ نے خدا کے فضل سے سال 1998/99ء کے M.Phil (Chemistry) کے امتحان میں ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد میں اول پوزیشن حاصل کی ہے- دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم وسیم احمد شاہ صاحب کے لئے اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین ثم آمین-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نمایاں کامیابی

○ عزیز محمد احمد صاحب ابن چوہدری خضر حیات صاحب ساکن چک نمبر 63/E B تحصیل عارف والا ضلع پاکپتن نے میٹرک کے امتحان منعقدہ 2000ء میں تحصیل بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے- اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید نمایاں کامیابیوں سے نوازے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آ رہے ہیں مری بگڑی کے بنانے والے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا پاکیزہ کلام

اے مجھے اپنا پرستار بنانے والے
جوت اک پریت کی ہِردے میں جگانے والے

سرمدی پریم کی آشاؤں کو دھیرے دھیرے
مدھ بھرے سر میں مدھر گیت سنانے والے

اے محبت کے امر دیپ جلانے والے
پیار کرنے کی مجھے رِیت سکھانے والے

غم فرقت میں کبھی اتنا رلانے والے
کبھی دل داری کے جھولوں میں جھلانے والے

دیکھ کر دل کو نکلتا ہوا ہاتھوں سے کبھی
رس بھری لوریاں دے دے کے سلانے والے

کیا ادا ہے مرے خالق- مرے مالک- مرے گھر
چھپ کے چوروں کی طرح رات کو آنے والے

راہ گیروں کے بسیروں میں ٹھکانا کرکے
بے ٹھکانوں کو بنا ڈالا ٹھکانے والے

مجھ سے بڑھ کر مری بخشش کے بہانوں کی تلاش
کس نے دیکھے تھے کبھی ایسے بہانے والے

تُو تو ایسا نہیں محبوب کوئی اور ہوں گے
وہ جو کہلاتے ہیں دل توڑ کے جانے والے

تُو تو ہر بار سر رہ سے پلٹ آتا ہے
دل میں ہر سمت سے پل پل مرے آنے والے

مجھ سے بھی تو کبھی کہہ راضیۃً مرضیۃ
روح بیتاب ہے روحوں کو بلانے والے

اس طرف بھی ہو کبھی- کاشفِ اسرار- نگاہ
ہم بھی ہیں ایک تمنا کے چھپانے والے

اے مرے درد کو سینے میں بسانے والے
اپنی پلکوں پہ مرے اشک سجانے والے

خاک آلودہ ، پراگندہ ، زبوں حالوں کو
کھینچ کر قدموں سے زانو پہ بٹھانے والے

میں کہاں اور کہاں حرفِ شکایت آقا
ہاں یونہی ہول سے اٹھتے ہیں ستانے والے

ہو اجازت تو ترے پاؤں پہ سر رکھ کے کہوں
کیا ہوئے دن تیری غیرت کے دکھانے والے

یہ نہ ہو روتے ہی رہ جائیں ترے در کے فقیر
اور ہنس ہنس کے روانہ ہوں رلانے والے

ہم نہ ہوں گے تو ہمیں کیا؟ کوئی کل کیا دیکھے
آج دکھلا جو دکھانا ہے دکھانے والے

وقت ہے وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
کون ہیں یہ تیری تحریر مٹانے والے

چشم گردوں نے کبھی پھر نہیں دیکھے وہ لوگ
آئے پہلے بھی تو تھے آ کے نہ جانے والے

سن رہا ہوں قدمِ مالکِ تقدیر کی چاپ
آ رہے ہیں مری بگڑی کے بنانے والے

کرو تیاری! بس اب آئی تمہاری باری
یوں ہی ایام پھرا کرتے ہیں باری باری

ہم نے تو صبر و توکل سے گزاری باری
ہاں مگر تم پہ بہت ہو گی یہ بھاری باری

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے- سالانہ 900 روپے

مکرم مقبول احمد ظفر صاحب

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

خطبہ الہامیہ

حضرت مسیح موعود اپنی کتاب حجۃ اللہ میں فرماتے ہیں۔

ترجمہ: بخدا میں نے املاء و انشاء میں کچھ فکر نہیں کیا اور میں ادیبوں میں سے نہیں تھا اور میری قلم کسی کی مدد کی محتاج نہیں ہوئی بلکہ میں نہیں جانتا تھا کہ بلاغت کسے کہتے ہیں اور نہیں جانتا تھا کہ صناعت کیونکر حاصل ہوتی ہے۔ پس اس حالت میں جب لوگوں کی نکتہ چینیوں کی وجہ سے میں حیرت میں تھا اور ان کا طعن سفیہوں کی طرح تو اتر تک پہنچ چکا تھا۔ تو یک دفعہ ایک نور میرے دل میں ڈالا گیا اور ایک چیز روشنی کی طرح اتری تو میں صاحب زبان رواں ہو گیا...... پس مبارک ہے وہ جو احسن الخالقین ہے۔

(حجۃ اللہ صفحہ 40)

حضرت مسیح موعود کی عربی تصانیف جو معنوی اور ظاہری صنعت سے بھرپور عبارات پر مشتمل ہیں ان کو پڑھ کر کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ آپ نے کسی اعلیٰ مدرسہ سے یا تبحر علماء سے عربی کی تعلیم حاصل کی ہو گی۔ لیکن آپ کی سوانح کا مطالعہ کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ نے اپنی عمر کے ایک مختصر سے ابتدائی حصہ میں بعض اساتذہ سے علم صرف و نحو، منطق یا طب کی ابتدائی کتب پڑھیں اور یہ وہ مروجہ تعلیم تھی جو اس دور کے اکثر معزز گھرانے اپنے بچوں کو دلوانے کی کوشش کرتے تھے اس کے علاوہ آپ نے نہ تو کسی سکول سے کوئی امتحان پاس کیا اور نہ ہی کسی اور سے مزید تعلیم حاصل کی۔ غرض آپ نے کسی ظاہری وسیلہ سے کوئی قابل قدر علمی اکتساب نہ کیا۔ جس کا اظہار آپ نے مندرجہ بالا اقتباس میں بھی کیا ہے۔ اگر کچھ سیکھا تو صرف اور صرف خدا سے ہی سیکھا اور آپ کو خدا نے عربی زبان اس کی تمام ظاہری اور معنوی خصوصیات کے ساتھ الہام کی چنانچہ عربی زبان پر یہ عظیم الشان قدرت آپ کو ایک نشان کے طور پر دی گئی جس کے بارے میں حضور فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) عربی زبان میں میری باوجود کی کوشش کے اور کوتاہی جستجو کے جو کمال مجھے حاصل ہے وہ میرے رب کی طرف سے ایک کھلا نشان ہے تا وہ لوگوں پر میرے علم اور میرے ادب کو ظاہر کرے۔ پس کیا مخالفوں کے گروہ میں سے کوئی ہے جو میرے مقابل پر آوے اور اس کے ساتھ مجھے یہ فخر بھی حاصل ہے کہ اللہ کی طرف سے مجھے چالیس ہزار مادہ عربی کا سکھایا گیا ہے اور مجھے ادبی علوم پر پوری وسعت دی گئی ہے۔

(انجام آتھم صفحہ 234)

مہارت کا نشان

اور پھر عربی زبان پر آپ کی کمال مہارت کا نشان اس وقت بدرجہ اتم کو پہنچتا ہے جب آپ کو خدا کی طرف سے یہ عظیم الشان طاقت اور مقدرت دی جاتی ہے کہ آپ اس الہامی زبان میں بھرے مجمع کے سامنے بڑی فصاحت و بلاغت کے ساتھ فی البدیہہ تقریر کریں اور اس خطبہ سے قبل ہی آپ خدا سے علم پا کر یہ اعلان کرتے ہیں یہ تقریر ایک علمی معجزہ ہو گا اور خدا کی طرف سے فصاحت و بلاغت سے پُر کلام ہو گا۔ اس طرح وہ تمام معترضین خاموش کر دیئے جاتے ہیں جو یہ کہتے تھے کہ آپ عربی عبارات بعض عربوں کی مدد یا کتب عربی کی مدد سے لکھتے ہیں۔ غرض تحریر کے وقت تو کسی قدر انسان سوچ اور فکر کے لئے کچھ وقت پا سکتا ہے لیکن لوگوں کے مجمع میں ایک ایسی زبان میں جو مادری زبان بھی نہ ہو اور جس میں پہلے کبھی ایک لفظ بھی تقریر نہ کی گئی ہو، پہلی بار کسی کا اتنا عظیم الشان خطبہ دینا خدا کی طرف سے ایک علمی معجزہ نہیں تو اور کیا ہے اسی لئے آپ نے اس خطبہ کو "الخطبۃ الالہامیہ" کا نام دیا۔

خدا نے حکم دیا

آج سے ٹھیک ایک صدی قبل 11۔ اپریل 1900 عیسوی کو ذی الحجہ کی 10۔ تاریخ تھی۔ اس روز حضرت مسیح موعود کی معیت میں عیدالاضحیٰ کا پُرسعادت دن منانے کے لئے دور و نزدیک سے آپ کے پیرو قادیان حاضر ہو رہے تھے۔ بٹالہ امرتسر، لاہور، سیالکوٹ، جموں، پشاور، گجرات، جہلم، راولپنڈی، کپور تھلہ، پٹیالہ سنور وغیرہ بہت سے علاقوں سے احباب آئے ہوئے تھے۔ 9۔ ذی الحجہ بمطابق 10۔ اپریل یعنی عیدالاضحیٰ سے ایک روز قبل جسے یوم العرفہ یا "حج" کا روز کہا جاتا ہے صبح سویرے آپ نے ایک خط کے ذریعہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کو یہ ارشاد فرمایا کہ "میں آج کا دن اور رات کا کسی قدر حصہ اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے دعا میں گذارنا چاہتا ہوں۔ اس لئے تمام دوست جو یہاں موجود ہیں اپنا نام مع جائے سکونت لکھ کر میرے پاس بھیج دیں تاکہ دعا کرتے وقت مجھے یاد رہے"

چنانچہ حضور کے اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایک بڑی فہرست احباب کے ناموں اور پتوں کی تیار کر کے آپ کی خدمت اقدس میں پہنچائی گئی۔ اسی روز یعنی 10۔ اپریل 9 ذی الحجہ کو نماز مغرب و عشاء کو جمع کرنے کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا "چونکہ میں خدا تعالیٰ سے وعدہ کر چکا ہوں کہ آج کا دن اور رات کا حصہ دعاؤں میں گذاروں اس لئے جاتا ہوں تاکہ تخلف وعدہ نہ ہو" چنانچہ آپ دعا کی غرض سے اندر تشریف لے گئے اور رات کا بڑا حصہ دعاؤں میں گذارا۔ اگلی صبح یعنی عیدالاضحیٰ کے دن مولوی عبدالکریم صاحب حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آج خصوصیت سے عرض کرنے آیا ہوں کہ حضور تقریر ضرور کریں خواہ چند فقرے ہی ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا "خدا نے بھی یہی حکم دیا ہے" نیز فرمایا "آج صبح کے وقت الہام ہوا ہے کہ مجمع میں عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی ہے میں کوئی اور مجمع سمجھتا تھا۔ شاید یہی مجمع ہو اور نیز الہام ہوا "کلام افصحت من لدن رب کریم" یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے۔

(اخبار الحکم)

چنانچہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ عید کی نماز کے لئے سب احباب بیت اقصیٰ میں جمع ہو جائیں۔ آٹھ بجے صبح تک بیت کا اندر کا حصہ اور صحن سارے کا سارا بھر گیا۔ اندازاً دو سو کے قریب مجمع جمع ہو گیا حضرت اقدس ساڑھے آٹھ بجے تشریف لائے۔ عید کی نماز حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھائی۔ خطبہ کے لئے حضرت اقدس بیت کے درمیانے دروازے میں کھڑے ہو گئے۔ پہلے خطبہ اردو زبان میں شروع کیا جس میں آپ نے دین کے زندہ مذہب ہونے پر ایک شاندار تقریر کی۔ ابھی تقریر ختم نہیں ہوئی تھی کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا کہ حضور کچھ جماعت کے اتحاد اور اتفاق کے موضوع پر بھی فرماویں چنانچہ حضرت اقدس نے اس موضوع پر بھی کچھ وعظ فرمایا اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب میں الہام الٰہی کے ماتحت عربی زبان میں کچھ کہنا چاہتا ہوں مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب میرے نزدیک ہو کر بیٹھ جائیں اور خطبہ کے الفاظ نوٹ کرتے جائیں۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ مصنفہ حضرت شیخ عبدالقادر (سوداگرمل صاحب) صفحہ 207)

چنانچہ حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی صاحب آپ کے قریب بیٹھ گئے اور جب دونوں مولوی صاحبان تیار ہو گئے تو آپ نے "یاعباداللہ" کے الفاظ سے عربی خطبہ شروع فرمایا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود کی حالت یہ تھی کہ آپ کی شکل و صورت زبان اور لب و لہجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ آسمانی شخص ایک دوسری دنیا کا انسان ہے جس کی زبان پر عرش کا خدا کلام کر رہا ہے خطبہ کے وقت آپ کی حالت اور آواز میں ایک تغیر محسوس ہوتا تھا۔ ہر فقرہ کے آخر میں آپ کی آواز نہایت دھیمی اور باریک ہو جاتی تھی۔ اس وقت آپ کی آنکھیں بند تھیں، چہرہ سرخ اور نہایت درجہ نورانی۔ خطبہ کے دوران حضور نے خطبہ لکھنے والوں کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں ممکن ہے کہ بعد میں میں خود بھی نہ بتا سکوں نیز خطبہ کے دوران آپ نے یہ بھی فرمایا "اب لکھ لو پھر یہ الفاظ چلے جاتے ہیں" گویا یہ الفاظ لکھے ہوئے آپ کے سامنے آ رہے تھے اور آپ انہیں پڑھ کر احباب جماعت کو سنا رہے تھے۔ آپ یہ عربی کلمات اس قدر تیزی سے بیان فرما رہے تھے کہ زبان کے ساتھ قلم کا چلنا مشکل ہو جاتا تھا ان ہر دو وجوہ سے مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی نورالدین صاحب کو جو خطبہ نویسی کے لئے مقرر تھے بعض دفعہ الفاظ پوچھنے پڑتے تھے چنانچہ آپ رک کر دوبارہ وہ الفاظ بول کر لکھوا دیتے اور بعض روایات کے مطابق آپ یہ بھی بتاتے کہ یہ لفظ "س" سے ہے یا "ص" سے۔

ترجمہ سنایا گیا

جب حضرت مسیح موعود خطبہ ارشاد فرما کر بیٹھ گئے تو اکثر احباب کی درخواست پر مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اس کا ترجمہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اس سے قبل کہ مولانا عبدالکریم صاحب اس کا ترجمہ سنانا شروع کرتے آپ نے فرمایا۔

"اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن عید کی رات میں جو میں نے دعائیں کی ہیں ان کی قبولیت کے لئے نشان رکھا گیا تھا کہ اگر میں یہ خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا تو وہ ساری دعائیں قبول سمجھی جائیں گی۔ الحمدللہ کہ وہ ساری دعائیں بھی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق قبول ہو گئیں۔"

ابھی مولانا عبدالکریم صاحب ترجمہ سنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرط جوش کے ساتھ

مجمع میں عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی

خطبہ الہامیہ ...... ایک علمی معجزہ

کہ "مبارک" یہ گویا قبولیت کا نشان ہے"
(ملفوظات جلد 2 ص 29، 30، 31 اور سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ 90، 91)

علمی معجزہ

یہ خطبہ دیتے ہوئے خود حضرت مسیح موعود کی کیا کیفیت تھی اس بارے میں آپ تحریر فرماتے ہیں۔

...... میں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی اور حضور کے ساتھ تمام سجدہ شکر میں جا پڑے۔ حاضرین نے سجدہ شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اٹھا کر حضرت اقدس نے فرمایا۔

"ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے حالت طاری ہوئی اور انہوں نے بعض نظارے دیکھے جن کی وجہ سے ان کے ایمانوں میں اور اضافہ ہوا کہ یہ کلام واقعتاً خدا کی طرف سے اس کی خاص قدرت اور طاقت سے نازل ہو رہا ہے اور اس کی عالم روحانیت میں بڑی قدر و منزلت ہے چنانچہ سید امیر علی شاہ نے عین اس وقت جس وقت خطبہ پڑھا جا رہا تھا کشف میں دیکھا کہ (کئی بزرگ) موجود ہیں اور اس خطبہ کو سن رہے ہیں۔
(تذکرہ حاشیہ صفحہ 357، 358)

وجد اور محویت

اس پُر تاثیر خطبہ کے دوران سامعین کی جو حالت تھی اس کے بارے میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی فرماتے ہیں۔

"حضور نے کھڑے ہو کر یا عباد اللہ کے الفاظ سے فی البدیہہ عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ آپ نے ابھی چند فقرے کہے تھے کہ حاضرین پر جن کی تعداد کم و بیش دو سو تھی وجد کی ایک کیفیت طاری ہو گئی۔ محویت کا یہ عالم تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ خطبہ کی تاثیر کا وہ اعجازی رنگ پیدا ہو گیا کہ اگرچہ مجمع میں عربی دان معدودے چند تھے مگر سب سامعین ہمہ تن گوش تھے"
(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 92)

حسن و جمال کا مرقع

یہ الہامی خطبہ اڑتیس صفحات پر مشتمل ہے جو حضور کی کتاب "الخطبة الالهامية" میں باب اول کے طور پر شامل ہے۔ اس کتاب کے باقی چار ابواب آپ نے مئی 1900ء سے لے کر اکتوبر 1902ء کے عرصہ میں مختلف اوقات میں فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے منہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور میں نہیں خیال کر سکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی ایسی فصاحت و بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اول کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے، کوئی شخص دنیا میں بغیر خاص الہام الٰہی کے بیان کر سکے۔ جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا لوگوں میں سنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید دو سو کے قریب ہو گی۔ سبحان اللہ اس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا۔ خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا...... یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔
(حقیقۃ الوحی صفحہ 362، 363)

یہ خطبہ جب آپ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ ایک الٰہی تصرف کی حالت میں تھے اور اس الٰہی تصرف کا اثر اس مجمع میں موجود بعض اور احباب پر بھی ہوا چنانچہ ان میں سے بعض پر عین اس وقت جب آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کشفی تحریر فرمائے۔ اکتوبر 1902ء میں اس کتاب کی اشاعت ہوئی۔

یہ خطبہ ظاہری اور معنوی خوبصورتیوں اور حسن و جمال سے پُر ہے۔ ظاہری طور پر اس طرح کہ اس کی عبارت خوبصورت قافیہ دار مسجع عربی فقرات پر مشتمل ہے جس کی موزونیت کی وجہ سے اسے پڑھتے ہوئے لطف محسوس ہوتا ہے اور بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے لیکن یہ الفاظ اور فقرے محض ظاہری قافیہ پیمائی کو مد نظر رکھ کر ہی ایک خاص ترتیب سے جمع نہیں کئے گئے بلکہ ان میں گہرے روحانی مضامین نہایت عمدہ اور مناسب ترتیب سے اس طرح بیان ہوئے ہیں جیسا کہ ان کو بیان کرنے کا حق تھا۔ اس طرح معنوی کمال اور گہرائی رکھنے والی یہ عبارت ادب کی ظاہری صنعت کی تمام خصوصیات بھی اپنے اندر رکھنے کی وجہ سے فصاحت و بلاغت کے کمال کو پہنچ جاتی ہے اور یہی اس خطبہ کا اعجاز ہے کیونکہ کسی انسان کے بس کی یہ بات نہیں کہ فی البدیہہ کلام جو اس قدر ظاہری اور معنوی خصوصیت کا حامل ہو خدا کی مدد کے بغیر کوئی اسے بول سکے۔

خطبہ الہامیہ کے مضامین کا خلاصہ

یہ خطبہ الہامیہ یا عباد اللہ "یعنی اے خدا کے بندو اپنے اس دن کے بارے میں جو قربانی کی عید کا دن ہے غور کرو" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے اور وسوف ینبئھم خبیر "یعنی اور وہ جو ان کے بارے میں جانتا ہے ان کو متنبہ کر دے گا" کے الفاظ پر ختم ہوتا ہے۔ اس خطبہ میں جو مضامین آپ نے بیان فرمائے ان کا خلاصہ پیش ہے۔

فرمایا کہ اس قربانیوں کے دن کے بارے میں غور کرو کیونکہ اس میں عقلمندوں کے لئے بہت سے اسرار رکھے گئے ہیں۔ اس دن جو جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے یہ خدا کی رضا کی خاطر کیا جاتا ہے اور جس کثرت سے یہ قربانیاں امت محمدیہ میں دی گئیں ہیں اس کی مثال بھی دوسرے انبیاء کی امتوں میں نہیں ملتی چنانچہ اگر امت محمدیہ کی ان قربانیوں کے خون کو جمع کیا جائے تو اس سے ساری زمین چھپ جائے اور دریا اور نہریں بہنے لگیں۔ ان قربانیوں کو قربانی اس لئے کہتے ہیں کہ یہ خدا کے قرب میں انسان کو بڑھا دیتی ہیں اور بجلی کی رفتار سے مشابہہ سواری کی طرح ہیں جو انسان کو خدا کے قریب لے جاتی ہیں۔ یہ قربانیاں شریعت کی بہت بڑی بڑی عبادات میں سے ہیں اسی لئے قربانی کا نام عربی میں "نسیکة" ہے اور "نسک" کے لفظ میں فرمانبرداری اور عبادت کا بھی مفہوم ہے اور جانوروں کو ذبح کرنے کا بھی مفہوم ہے پس "نسک" کے ایک لفظ میں جو یہ دو معنے مشترک ہیں اس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ قربانی عبادت ہے اور حقیقی عابد وہی ہے جو اپنے قویٰ اور نفس امارہ کو انقطاع الی اللہ کی چھری سے ذبح کرتا ہے اور اپنے نفس کو غفلت کی موت سے بچانے کے لئے انواع و اقسام کی تلخیاں برداشت کرتا ہے، یہی کامل اطاعت کی حقیقت ہے اور دین کے بھی یہی معنے ہیں اور مومن وہ ہے جو اپنے آپ کو خدا کے سامنے رکھ دیتا ہے اور اپنے نفس کی اونٹنی کو ذبح کرنے کیلئے پیشانی کے بل گرا لیتا ہے۔ اور یہ ظاہری قربانیاں اسی نفس کی قربانی کو ہی یاد کروانے کے لئے ہیں۔ پس ہر مومن کو چاہئے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور جب تک یہ قربانی نہ دے یعنی نفس کی قربانی اس وقت تک راحت و آرام اختیار نہ کرے۔ یہی سالکوں کے سلوک، متقیوں کے مدارج اور اولیاء کے مراتب کی منتہیٰ ہے یہی نفس کی فنا ہے اور اس کے بعد اس کی حقیقی حیات اور بقا ہے۔ پھر ایسا نفس جو خدا سے راضی اور خدا اس سے راضی اور خدا کی خاطر فنا ہو چکا ہے اسے خدا کی طرف سے خلافت کا پیرایہ پہنایا جاتا ہے اور خدا کے رنگ میں رنگین کیا جاتا ہے پھر وہ مخلوق کی طرف اترتا ہے تا کہ اسے روحانیت کی طرف کھینچے اور انہیں زمینی اندھیروں سے آسمانی انوار کی طرف نکالے اور اسے تمام پہلے انبیاء اور صدیقوں اور اہل علم و درایت کا وارث کیا جاتا ہے۔ پھر جب تک خدا چاہتا ہے وہ زمین میں رہتا ہے تا کہ وہ مخلوق کو ہدایت کے نور سے روشن کرے پھر خدا اس کی روح کو اس کے نقطۂ نفسی کی طرف اٹھاتا ہے اور رفع کا یہی مطلب ہے اور مرفوع وہ ہے جسے جام وصال پلایا جاتا ہے۔ اور وہ اپنی ابدی عبودیت کے ساتھ ربوبیت کی چادر کے نیچے داخل کیا جاتا ہے۔ اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے جس میں نسک کی تفسیر حیات اور ممات کے الفاظ سے کی گئی ہے۔ اور اس تفسیر سے قربانی کی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

— — — — — افسوس کہ لوگ ان موتیوں کی طرح کے معارف کو بھول گئے ان کے نزدیک عید کا مفہوم صرف یہی ہے کہ نہا کر نئے کپڑے پہنے جائیں اور اچھا اور عمدہ کھایا پیا جائے اور لھو و لعب میں مشغول رہیں اور مرغی کی طرح نماز میں چونچیں ماری جائیں۔ وہ نہیں جانتے کہ کس غرض کے لئے بکریاں اور گائیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ پس ہم دین کی مصیبتوں اور دنوں کی گردش پر انا للہ پڑھتے ہیں۔ اس اندھیری رات کے وقت خدا کے رحم نے یہ تقاضہ کیا کہ آسمان سے نور نازل ہو پس میں وہ نور ہوں اور مجدد ہوں اور مہدی معہود اور مسیح موعود ہوں۔ پس تم میرے بارے میں شک میں نہ پڑو — — — —

— — — — میں اس لئے آیا ہوں تا میرا خدا میرے ذریعے بعض اپنی جلالی اور جمالی صفتیں دکھلاوے۔ زمانہ ایک دافع شر کا بھی محتاج تھا اور ایک رافع خیر کو بھی طلب کر رہا تھا۔ پس اس نے مجھے بھیجا تا کہ دفع شر کروں اور افاضۂ خیر کروں۔ پس میں دو رنگ والے لباسوں میں آیا یعنی جلال اور جمال کا رنگ۔ اور جلال مجھے دیا گیا تا کہ میں شرک کو ختم کروں اور جمال دیا گیا تا کہ میں توحید کو قائم کروں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خنزیر کو قتل کروں اور یہ قتل کرنا آسمانی ہتھیار سے ہے نہ کہ تلواروں اور تیروں کے ساتھ اور اسی طرح مجھے حکم دیا گیا ہے میں مومنوں کے گھر اموال سے بھر دوں لیکن یہ اموال سونا چاندی نہیں بلکہ علم اور ہدایت کے اموال ہیں پس تمہیں بشارت ہو کہ مسیح موعود آ گیا جسے قادر خدا نے مسح کیا، وہ تمہیں اس گروہ سے بچائے گا جو گمراہ کرنے کے لئے زمین میں پھرتا ہے یعنی دجال کا گروہ اور تمہیں مبارک ہو کہ مہدی معہود آ گیا۔ مجھے کوکب یمانی دیا گیا ہے

— — — — — — —

اور زندہ کرنے کے لئے دم ہے۔ میرا جلال اس لئے ہے کہ میری بیخ کنی کرنے کا لوگوں نے ارادہ کیا اور میرا جمال اس لئے کہ میرے سردار کی رحمت نے اس قوم کو ہدایت دینے کا ارادہ کیا۔ پس نشان ظاہر ہو گئے اور علامتیں کھل گئی ہیں۔ رمضان کے مہینے میں سورج اور چاند کو گرہن لگا بعض آدمی پیشگوئی کی رو سے فوت ہوئے اور بعض قتل کی پیشگوئی کے رو سے مارے گئے میرے لئے زمین اور آسمان نے گواہی دی اور پانی اور مٹی نے گواہی دی اور عقل اور نقل نے اور رؤیا اور کشوف نے گواہی دی پھر بھی تم انکار کرتے ہو۔ نیز فرمایا کہ ہمارا یہ زمانہ اس

باقی صفحہ 6 پر

ابن رشید

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

دینی اہل علم و دانش کو دعوت تحقیق

فضل محمود لکھتے ہیں۔

پچھلے دنوں سیالکوٹ نارووال کے قریب بدوملہی روڈ پر تھانہ قلعہ کالروالہ سے چند فرلانگ کے فاصلے پر موضع گھنگالیاں میں بھی درندگی کا ایک ایسا ہی واقعہ ہوا۔ جہاں ایک سفید کار میں آنے والے 4 نامعلوم افراد نے علی الصبح ایک عبادت گاہ سے باہر آتے افراد کو پہلے اسلحہ کے زور پر واپس اندر جانے پر مجبور کیا۔ پھر انہیں فرش پر اوندھا لیٹ جانے کو کہا اور پھر ان پر اندھادھند فائرنگ کر دی۔ اس فائرنگ کے نتیجے میں ابتدائی خبروں کے مطابق 5 افراد ہلاک اور 6 زخمی ہوئے جن میں بوڑھے اور بچے بھی شامل تھے۔ اس واقعہ پر بعض قومی اخبارات اور قریباً ہر مذہبی تنظیم نے افسوس کا اظہار کیا ہے اور واقعہ کی مذمت کی ہے جو کہ اس پہلو سے خوش آئند ہے کہ اس مخصوص مذہبی گروہ کے حوالے سے دیگر مذہبی عناصر کا یہ نسبتاً ایک تبدیل شدہ رویہ ہے۔ جب کہ چند برس قبل تک زیادہ تر مذہبی عناصر اس مخصوص جماعت کے خلاف ایسے واقعات پر بالعموم خاموشی یا انتہاپسندی کا مظاہرہ کیا کرتے تھے۔ لیکن کسی ایک جماعت یا باہم تمام متحارب گروہوں کے درمیان ایسے واقعات پر محض مذمت اکیسویں صدی کے پاکستان کا تقاضہ نہیں۔ پاکستان کے تمام مذہبی گروہ احمدی کہلوانے والے اس گروہ کی مخالفت میں چونکہ بالعموم متفق رہے ہیں اس لئے ان کے رویئے میں اسی جماعت کے حوالے سے واقع ہونے والی یہ تبدیلی ممکن ہے آگے چل کر باہم اعتماد کے راستوں کا بھی تعین کرلے۔ کیونکہ قیام پاکستان کے بعد سے بالخصوص احمدیت کی مخالفت میں جس طرح مختلف تحاریک کو ہوا دی گئی اس سے بھی یہ شبہ تقویت پاتا رہا ہے کہ اس مخالفانہ تحریک یا اس کے پر تشدد انداز کا مقصد محض اسلام اور پاکستان کو نقصان پہنچانا ہی ہے۔ حیرت کا پہلو یہ ہے کہ 1953، 1974 اور 1984 کے دوران ہر بار اس جماعت کے خلاف انتہائی پر تشدد واقعات ہوئے مگر ان کی تنظیم کی طرف سے نہایت منظم اور مالدار ہونے کے باوجود کبھی کوئی پر تشدد ردعمل ظاہر نہ ہوا۔ یعنی قومی و بین الاقوامی سطحوں پر متذکرہ جماعت نے خود کو مظلوم اور پر امن جماعت متصور کرا لیا۔ 1974ء سے یہ جماعت اب قومی سطح پر ایک غیر مسلم اقلیت متصور ہوتی ہے جبکہ 1984ء سے انہیں بعض اسلامی شعائر کے استعمال سے بھی روک دیا گیا ہے۔ مذاہب یا فرقوں کے درمیان فروعی اختلافات پر بحث تو ان گروہوں میں موجود صاحب علم افراد کی ذمہ داری ہوتی ہے مگر شعور کے ارتقاء اور اطلاعات کی فراہمی کے فروغ کے باعث بعض فہم و بصیرت میں دلچسپی رکھنے والوں کو مذہب اور فرقہ وارانہ تضادات پر تعجب ہی نہیں اشتعال بھی آتا ہے۔ وطن پرست اس تعصب کے باعث ملک پر مسلط پسماندگی اور جہالت پر سر پیٹتا ہے کہ امن و آشتی اور دوسروں کے لئے پناہ و سلامتی کا تصور لانے والا مذہب باہم خونی درندگی کا باعث بنا ہوا ہے۔ مذہب کے حوالے سے آج جس قدر دروغ گوئی سے افراد اپنی معیشت چلا رہے ہیں کسی اور شعبے میں اس کا تصور بھی ممکن نہیں۔ سابق صدر لغاری نے خود کو سچا ثابت کرنے کے لئے پچھلے دنوں یہ پیغمبرانہ دعویٰ کر دیا کہ انہوں نے زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اس دعوے کے لئے انہوں نے باقاعدہ خدا کی قسم کھائی۔ ہم جیسا گنہگار، خدا تو ایک طرف کسی بھی طرح قسم اٹھانے سے لرز اٹھتا ہے۔ مگر مذہب فروشوں کے لئے شاید یہ کوئی معمول کی بات ہے حالانکہ قوم کی ایک بڑی اکثریت کا ادراک ہے کہ سابق صدر نہ صرف اس دعوے میں دروغ گوئی سے کام لے رہے ہیں بلکہ وہ پچھلے کئی برس سے بعض حوالوں سے مسلسل دروغ گوئی کرتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے کہ مذہب کو معیشت کے طور پر استعمال کرنے والے اس کا احساس کھو بیٹھے ہیں۔ یہی کچھ احمدیہ مخالفت میں بھی جھلکتا نظر آتا ہے۔ مثلاً برسوں پہلے لاہور کے معروف اخبار نویس آغا شورش کاشمیری کے ہفت روزہ چٹان میں شائع شدہ ایک تصویر میں دکھایا اور ثابت کیا گیا تھا کہ "احمدی کلمہ" میں تحریف ہے اور وہ محمد کی بجائے کلمہ میں احمد کا استعمال کرتے ہیں۔ بالعموم نابالغ ذہنوں کی طرح اس تجسس کو ذہن میں رکھ کر ہم نے بیسیوں احمدی احباب کے علم میں لائے بغیر ان سے کلمہ اذان، نماز، نماز کے اوقات، قرآن، حدیث اور پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں گفتگو کی اور اس میں ایک عام احمدی کی سطح پر کوئی تضاد نہ پایا۔ تضاد تھا تو اس امر کہ ان میں سے بعض کے نزدیک مرزا غلام احمد مسیح ابن مریم یعنی حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے یا چودھویں صدی میں ان کے دوبارہ زمین پر لوٹ آنے کے فلسفے کے خلاف تھے۔ مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کے نزدیک مرزا غلام احمد کے خیال میں زندہ اٹھائے جانے کی سعادت اگر اللہ تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو عطا کرنی ہوتی تو وہ اس کا مستحق صرف اپنے محبوب ترین پیغمبر پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفی ﷺ کو قرار دیتا مگر کل نفس ذائقۃ الموت چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان تھا للذا یہ بھی ممکن نہ رہا۔ دیکھا جائے تو یہ حضرت محمد ﷺ سے نسبتاً زیادہ عقیدت کا اظہار ہے۔ لیکن انیسویں صدی میں بھی 20ویں صدی کی طرح در آمدہ تصورات کا غلبہ زیادہ تھا للذا بیشتر علماء اس موقف پر مصر رہے کہ عیسیٰ کا نزول چودھویں ہجری صدی میں ہو کر رہے گا حالانکہ یہ 1830ء کے لگ بھگ امریکہ میں جنم لینے والی جماعت Milienarian Movement کا تصور تھا۔ جو پروٹسٹنٹ عیسائی تھے اور خود کو "ایونجلسٹ پروٹسٹنٹ" کہتے تھے۔

صدی سے زائد عرصے سے جاری اس تنازعے سے دونوں طبقات کے مخصوص افراد تو شاید اب بھی مفادات کا مزہ لوٹ رہے ہیں اور شاید اسی لئے واقعاتی حقائق کو بھی ابہام دور کرنے کے لئے فریقین کی طرف سے کبھی بے نقاب نہیں کیا گیا مگر اجارہ داری کے اس کھیل میں اسلام کے نام پر آج تک جتنے معصوموں کو اذیت پہنچی ہے یہ تمام قیادتیں اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے لئے ضرور جوابدہ ہوں گی جبکہ زمین پر اطلاعات کے فروغ کی سہولت کے بعد انسانوں پر بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنی قیادتوں کی اصلاح کریں اور مثبت انسانی رویوں کو اپنانے کے لئے ان پر دباؤ بڑھائیں۔

امیر جماعت اہلسنت پروفیسر سید مظہر سعید کاظمی کے نزدیک جہاد کشمیر اور جہاد افغانستان کی آڑ میں بعض مذہبی جماعتوں نے پاکستان کو اسلحہ کا ڈھیر بنا دیا ہے اور حکومت کو ان کی بیخ کنی کرنی چاہئے۔ جیش محمد کے سربراہ مسعود اظہر کے نزدیک صرف مقلد (اماموں کو ماننے والوں) جہاد کی قیادت کے لئے پیدا ہوئے ہیں للذا اس ضمن میں باقی تمام قوتیں غیر شرعی ہیں۔ للذا ان کے نزدیک عوام کو باقیوں سے ترک تعاون کر لینا چاہئے۔ یہ نہیں ہماری دینی جماعتوں کے درمیان اور بھی بہت سے فروعی اختلافات موجود ہیں۔ لیکن وطن دوست قوتوں کی خواہش ہے کہ تمام ان جماعتوں کے درمیان کم از کم جلد ہم آہنگی پیدا کروادی جائے جن کے درمیان اللہ تعالیٰ اور پیغمبر کے ساتھ ساتھ حدیث و قرآن میں کوئی تحریف و ترمیم موجود نہیں وفاقی وزیر مذہبی امور محمود احمد غازی اس ضمن میں شاید نسبتاً زیادہ صاحب علم و بصیرت اور وسیع القلب ہیں جنہوں نے جماعت مجاہدین کے زیر اہتمام لاہور میں منعقدہ کانفرنس میں برملا کہا تھا کہ وہ دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ جن عناصر نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوایا انہوں نے قادیانیت پر بھی کوئی کتاب کھول کر بھی نہیں دیکھی ہوگی۔ للذا ملک کے وطن دوست امن پسند ان کی قیادت میں کسی نئے رجحان کے منتظر ہیں کہ وہ مذہبی اور فرقہ وارانہ تعصب کے خاتمے کے لئے اب مذہبی تحقیقدانوں سے استفادہ لے کر اس آگ . خون کی روایت کو انجام دیں تاکہ ہم آئندہ صدی میں کسی تمسخر و نفرت کا نشانہ بننے سے محفوظ رہیں۔

(روزنامہ دن لاہور 13 نومبر 2000ء)

(روزنامہ جنگ لاہور 3 نومبر 2000ء)

طالبان کے اسلام کا ایک انداز

لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ رفیع نسیم لاہور سے ایڈیٹر کے نام اپنے خط میں لکھتے ہیں۔

ہمارے سرمنڈے ہوئے فٹ بال کے کھلاڑیوں کا ایک گروپ فوٹو ایک انگریزی روزنامہ میں چھپا۔ جس سے ہمارے کھلاڑیوں کے ساتھ طالبان کا ناروا سلوک نمایاں تھا۔ پریس رپورٹ کے مطابق افغان مذہبی پولیس نے فٹ بال کے میدان پر حملہ بول دیا اور پاکستانی کھلاڑیوں کے خلاف طاقت کا استعمال کیا جو ایک دوستانہ میچ کے سلسلے میں افغانستان کے دورے پر تھے۔

ان کھلاڑیوں کو کھیل کے لئے نیکر اور شرٹس پہننے کے جرم میں سرمنڈوا کر ملک بدر کر دیا گیا۔

پاکستان میں متعین افغان سفیر نے اس پر افسوس کا اظہار تو کیا ہے لیکن ان کا یہ بیان پاکستانی قوم کے دلوں میں پیدا ہونے والے اس رنج و غم کو جو اپنے کھلاڑیوں کے ساتھ کئے گئے ذلت آمیز سلوک کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے کم نہیں کر سکتے۔

طالبان کا افغانستان کے کثیر حصہ پر قبضہ ہے اور یہ توقع ہے کہ آئندہ سارے افغانستان پر انہی کی حکمرانی ہوگی۔ لیکن لگتا ہے کہ یہ لوگ اب بھی پتھر کے دور میں رہ رہے ہیں۔

یہ لوگ خواتین کو بھی حصول علم سے روک دیتے ہیں۔ اور بغیر برقعہ ان کو گھروں سے باہر نکلنے نہیں دیتے۔ وہ مردوں پر داڑھی بڑھانے کے لئے بھی سختی کرتے ہیں۔ لباس کے معاملہ میں بھی ایسا لباس جس سے گھٹنے نظر آجائیں پہننے کی ممانعت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ کھلاڑیوں کو بھی اس سلسلے میں چھوٹ نہیں ہے۔

میری خواہش ہے کہ کوئی ان کو جا کر بتادے کہ عالمی سطح پر کرکٹ کے علاوہ تمام کھیلوں کے لئے نیکر اور شرٹ معروف لباس ہے۔ فٹ بال ایشیا، افریقہ اور مشرقی وسطی کے تمام مسلم ممالک کا معروف کھیل ہے۔ اور ان علاقوں کی بہت سی ٹیموں نے تو عالمی سطح پر مقابلوں میں اپنی پہچان کرائی ہے۔ ان ممالک کے کھلاڑی میدان میں جینز پہن کر تو نہیں جاتے۔

(دی نیشن 8 اگست 2000ء)

عطیۂ خون
خدمت بھی ثواب بھی

محمد زکریا ورک صاحب

دلچسپ سائنسی خبریں

شہد کے طبی فوائد

پچھلے سال وین کوور کینیڈا میں انٹرنیشنل بی کانگریس Bee Congress منعقد ہوئی اس میں نیوزی لینڈ کی یونیورسٹی وائیکاٹو Waikato کے پروفیسر پیٹر مولن Mollin نے شہد پر اپنی تازہ تحقیق پیش کی جس کے مطابق روئے زمین پر موجود مہلک ترین بیکٹیریا کو شہد کے ذریعہ ہلاک کیا جا سکتا ہے جس میں ایک بیکٹیریا کا نام Haemolytic Streptococci ہے جو فلیش ایٹنگ بیماری کا باعث بھی ہوتا ہے۔ جس سپر بگ کو یہ ہلاک کر سکتا ہے اس کا نام یہ ہے Vancomycin Resistant Entrococci دنیا میں اس وقت بہت تھوڑی ادویات ایسی ہیں جو اس مہلک ترین وائرس کی روک تھام کر سکتی ہیں۔

یاد رہے کہ پرانے زمانے کے لوگ یہ بات بخوبی جانتے تھے کہ شہد زخم پر لگانے سے جلد مندمل ہو جاتا ہے اور اب جدید تہذیب اور سائنسی دور کے ترقی یافتہ سائنس دان یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ شہد جملہ ادویات میں سے بہترین دوا ہے۔

سائنسدانوں نے پیٹری ڈشز Petri dishes جن میں بیکٹیریا پلتا ہے اس پر شہد لگایا جہاں بیکٹیریا کی بہت ساری اقسام موجود تھیں Strains دیکھنے میں آیا کہ شہد نے نہ صرف سپر بگ کو ہلاک کر دیا بلکہ اس نے کئی اقسام کا بیکٹیریا بھی ختم کر دیا جو ایسے مریضوں میں انفیکشن پیدا کرتا ہے جن کو IV لگا ہوتا ہے۔

وین کوور میں منعقد ہونے والی شہد اور شہد کی مکھیوں پر اس کانفرنس میں دو ہزار سے زائد شہد پالنے والوں Beekeepers نے اور اس موضوع پر ریسرچ کرنے والے افراد نے شرکت کی۔ پیٹر مولن کا کہنا ہے کہ شہد کی بعض اقسام دوسری قسموں سے زیادہ موثر ہوتی ہیں مثلاً آسٹریلیا میں پیدا ہونے والے شہد جس کا نام جیلی بش اور نیوزی لینڈ میں پیدا ہونے والے شہد جس کا نام مانوکا Manuka ہے علاج کے لئے بہت ہی موثر ہیں مثلاً جن لوگوں کو جلد کا کینسر ہوتا ہے ان کی جلد کے زخموں پر اگر ان اقسام کا شہد ڈریسنگ بنا کر لگایا جائے تو زخم جلد مندمل ہو جاتا ہے۔

شہد کی مکھیاں شہد میں اینزائم شامل کرتی ہیں جس سے ہائیڈروجن پر آکسائیڈ پیدا ہوتا ہے جو کہ تسلیم شدہ ڈس انفیکٹ ٹینٹ ہے اس لئے آگ سے پیدا ہونے والے زخم پر شہد لگانے سے یہ زخم جلد مندمل ہو جاتا ہے۔ آنکھ کی امراض میں بھی شہد لگانا بہت مفید چیز ہے۔

امریکہ اور یوروپ میں شہد کے ان فوائد سے میڈیکل کیونٹی ابھی تک مکمل طور پر باخبر نہیں ہے مگر آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور اسلامی ممالک جہاں شہد طبی فوائد کے پیش نظر فروخت کیا جاتا ہے اس کے فوائد سے بخوبی آگاہ ہیں۔ آسٹریلیا میں تو شہد کی مانگ اس قدر زیادہ ہے کہ شہد کی بوتل پر لیبل لگایا جاتا ہے جو یہ بتلاتا ہے کہ اس شہد میں اینٹی مائیکروبیل لیول کتنا ہے؟

پھر نیوزی لینڈ کے نوجوان طلباء پر تجربہ کیا گیا جن کے چہرہ پر مہاسے اور کیل Acne بہت زیادہ تھے ان طلباء کے چہرہ پر شہد کی کریم جب چہرہ کے ایک طرف لگائی گئی تو پتہ چلا کہ جس طرف شہد لگایا گیا تھا اس طرف کی جلد فوراً صاف ہو گئی۔

امریکی لڑکی درخت پر دو سال رہی

جولیا ہل Julia Hill جس کی عمر اب پچیس سال ہے اور جس نے زندگی کے پچھلے دو سال کیلی فورنیا میں ایک ہزار سالہ درخت پر گزارے اس کی سرگزشت عنقریب کتابی صورت میں منظر عام پر آ جائے گی کتاب کا نام Legacy of Luna ہوگا۔

امریکہ سے شائع ہونے والے ہردلعزیز ہفتہ وار رسالہ پیپل نے جولیا ہل کو 1999ء کے پچیس کامیاب انسانوں میں شامل کیا ہے جبکہ ایک اور رسالہ جارج نے اس کو سیاست میں بیس کامیاب عورتوں کی فہرست میں شامل کیا ہے عنقریب وہ امریکی کانگریس کے ایوان سے بھی خطاب کرے گی۔

جولیا ہل کے اس اقدام کی تفصیل یہ ہے کہ کیلے فورنیا کی لمبر انڈسٹری میں سے کسی نے فیصلہ کیا کہ ریاست کے ایک ہزار سالہ درخت Redwood Sequioa کو کاٹ دیا جائے جب جولیا ہل کو اس کا علم ہوا تو اس نے درخت کاٹنے کے خلاف ہونے والے احتجاج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ایک موبائل فون اور ایک سولر پاور بیٹری چارجر کے ساتھ درخت پر گھونسلا بنا کر بیٹھ گئی شروع شروع میں تو کسی نے اس کا نوٹس نہ لیا مگر 27 روز بعد مقامی میڈیا نے اس پر خبریں دینی شروع کر دیں جب اس نے درخت پر بیٹھنے کے پہلے ریکارڈ کو توڑ دیا تو وہ درخت پر 42۔ روز قیام کر چکی تھی اب سردی کا موسم شروع ہو گیا اور برف باری کے طوفان۔ شدید یخ بستہ ہوائیں چلنا شروع ہو گئیں شدید سردی اور ناخوشگوار موسم کے باوجود وہ درخت پر کھاتی اور سوتی اور جسمانی ورزش کرتی رہی جب اس کو درخت پر بیٹھے ایک سو دن ہو گئے تو پھر تو پبلٹی کے دریا میں گویا طغیانی آ گئی اور جرنلسٹ اس کا انٹرویو لینے کے لئے دور دراز شہروں سے آنے لگے ٹیلی ویژن پر بھی اس کی خوب شہرت ہوئی محکمہ جنگلات کے آفیشل اور سیاست دان اور لابی اسٹ اس سے ملاقات کے خواہاں ہوئے۔

ایک روز ایک جرنلسٹ نے اس کا انٹرویو درخت پر چڑھ کر اس کے سامنے بیٹھ کر لیا اور اس سے پوچھا کہ اگر اسے کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ مہیا کر سکتا ہے جولیا ہل نے اس کو کہا مجھے ایک ڈائری کی ضرورت ہے تا میں اگلے دن کا پروگرام ایک دن پہلے تیار کر سکوں۔

جب اس نے درخت پر 120 دن گزار لئے تو اس نے درخت پر غسل لینا بارش کے پانی سے شروع کیا جو اس کے پلیٹ فارم پر موجود کینوس کی چھت پر جمع ہو جاتا تھا۔ جسمانی ورزش کے لئے اس نے درخت کی بڑی بڑی شاخوں پر آنا جانا شروع کر دیا وہ پتوں کے بغیر درخت کی بڑی بڑی شاخوں پر یوں آتی جاتی گویا وہ لنگور ہو مگر اس کے اعضاء اور پٹھے اس طرح ورزش کرتے رہے۔

اب کیلی فورنیا کی فلم انڈسٹری کے بڑے بڑے اداکاروں نے یہاں آنا جانا شروع کر دیا جن میں Woody Harrelson اور Joan Baez کے نام قابل ذکر ہیں لوگوں نے پیار سے اس کا نام تتلی رکھ دیا جو ریڈ ووڈ درختوں کی رکھوالی کرتی ہے۔

جولیا کو جب ریاست کیلی فورنیا کے افسران نے یقین دہانی کرا دی کہ درخت کاٹا نہیں جائے گا تو وہ دسمبر 1999ء میں درخت پر دو سال مکمل کرنے کے بعد نیچے اتر آئی یوں اس نے پورے دو سال کے بعد زمین پر قدم رکھ کر ریکارڈ قائم کیا اس ریڈ ووڈ درخت کو اس نے لونا کا نام دیا ہے جولیا نے جس حالت میں دو سال گزارے اس پر شائع ہونے والی کتاب کے پبلشر نے اس کو اچھی خاصی پیشگی رقم دے دی ہے یہ کتاب عنقریب منظر عام پر آئے گی۔

چھ مہینہ کا دن طلوع ہو گیا

ناروے کے ایک گاؤں لانگ ییربائی ییلین میں لوگوں نے نیا سال اور نیا ہزار واں سال 8 مارچ 2000ء کو منایا جب ان کی چھ مہینہ کی رات ختم ہوئی اور چھ مہینہ کا دن شروع ہو گیا اس گاؤں کی آبادی 1400 ہے اور یہ نارتھ پول سے صرف ایک ہزار میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہ گاؤں ناروے کے Arctic کا حصہ ہے۔

جب سورج کی شعاعیں 8۔ مارچ کو گاؤں کے سکول پر پڑیں تو بچوں نے ڈانس اور گانے سے اس کا استقبال کیا ان بچوں نے سورج آخری بار اکتوبر 1999ء میں دیکھا تھا بچوں نے اپنی گردنوں میں سورج کی تصاویر لٹکائی ہوئی تھیں گاؤں کے میئر نے کہا کہ اس کو سورج بہت نیلا نظر آ رہا ہے اس میں کیا عجب خوبصورتی ہے پورا گاؤں ایک ہفتہ تک خوشیاں مناتا رہا جس میں کنسرٹ اور نمائش شامل تھے اب اگلے چھ ماہ تک یہاں رات نہیں ہو گی اور سورج پوری شان و شوکت سے چمکتا رہے گا۔

☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 1

مہینہ سے مناسبت تام رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ آخری زمانہ ہے اور یہ مہینہ بھی ذی الحجہ کا مہینہ آخری مہینہ ہے اس آخری مہینہ میں بھی قربانیاں ہیں اور اس آخری زمانہ میں بھی قربانیاں ہیں فرق صرف اصل اور عکس کا ہے اور اصل یہ ہے کہ روح کی قربانیاں ہیں اور بکروں کی قربانیاں روح کی قربانیوں کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں زمانوں کا سلسلہ ہمارے زمانہ پر ختم ہو گیا ہے پس اے جوانمردو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور مجھے پہچانو اور ان غافلوں کے ساتھ نہ بیٹھو جنہوں نے اپنی موت کو بھلا دیا اور خدا کی طرف منقطع ہو جاؤ آج مخالفوں پر حجت پوری ہو گئی اور عذر کرنے والوں کے سب عذر ٹوٹ گئے ہیں۔ پس اب بھی اگر وہ باز نہ آئیں تو صبر ہی مناسب ہے اور جلدی ہی خبیر خدا ان کو متنبہ کر دے گا۔

اس طرح اس خطبہ میں حضور نے تمام اپنے عقائد کا ان کے اثبات پر دلائل کے ساتھ اجمالاً ذکر کیا ہے اس الہامی خطبہ کے بعد جو آپ نے چار ابواب تحریر فرمائے ان میں آپ نے انہیں عقائد پر تفصیلاً روشنی ڈالی ہے اور عقلی اور نقلی

ولائل کے ساتھ ان کو عوام الناس اور معترضین علماء کے سامنے پیش کیا ہے۔ یقیناً یہ خطبہ خدا کی طرف سے آپ کو دیا گیا ایک علمی معجزہ تھا۔ اگر ایسا نہ تھا اور یہ خطبہ آپ نے خدا کی مدد کے بغیر خود ہی دیا تھا تو کوئی اور انسان بھی اپنی ذاتی کوششوں سے اس سے بہتر نہیں تو کم از کم اس جیسا ہی کوئی کلام عربی میں بنا کر دکھاتا تا کہ آپ کے دعاوی کا بطلان ثابت ہوتا۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (مجلس انصاراللہ۔ پاکستان) تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے عزیزم نصیر احمد ظفر کیلگری کینیڈا (Calgary Canada) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 13۔ دسمبر 2000ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مولانا ظفر محمد صاحب ظفر مرحوم سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کا پڑپوتا اور مکرم علی محمد صاحب بزدار مرحوم تونسہ شریف کا پڑنواسہ ہے۔

خاکسار کے دادا حضرت حافظ فتح محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے نام کی نسبت سے حضور انور نے از راہ شفقت "فاتح ظفر" نام منظور فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر۔ خادم دین اور سعادت مند بنائے۔

مکرم سید عدیل منظر صاحب ابن مکرم سید محمد مصطفی صاحب مرحوم مرغزار اعوان ٹاؤن لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 17۔ اکتوبر 2000ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔

اسی طرح مکرم وسیم حسن صاحب ابن مکرم مفتی راحت حسن صاحب گلشن راوی سمن آباد لاہور کو مورخہ 3۔ نومبر 2000ء کو بیٹی عطا کی ہے بچیوں کے نام بالترتیب علینا عدیل اور علیشا وسیم تجویز ہوئے ہیں دونوں بچیاں مکرم عبدالجبار زاہد صاحب رحمت سٹوڈیو ربوہ کی نواسیاں اور مکرم عبدالغفار شاکر صاحب مرحوم کی پڑنواسیاں ہیں احباب سے بچیوں کے نیک صالح اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مظہر احمد صاحب (حال شارجہ) کو 7 دسمبر 2000ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچے کا نام "احمد اوشلان" عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولود مکرم چوہدری اللہ رکھا آف ڈگری گھمناں کا پوتا اور مکرم منور حسین صاحب چک نمبر 45 کا نواسہ ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر' سعادت مند اور خادم دین بنائے۔ آمین

○ مکرم انس احمد صاحب چمن زار کالونی راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 6۔ اکتوبر 2000ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "دانیہ ایمن" عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم شبیر احمد صاحب اختر (مرحوم) بھیروی کی پوتی ہے۔

احباب سے نومولودہ کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالاعلیٰ صاحب ناظم تربیت نومبائعین خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کو مورخہ 16۔ دسمبر 2000ء کو ایک بیٹے کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم مرزا اسلام بیگ صاحب کی نواسی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بچی کا نام "میمونہ" عطا فرمایا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ بچی نیک بخت' صحت مند' دراز عمر خادمہ دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ (آمین)۔

★ مکرم قدیر احمد ناصر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈیفنس کراچی ابن مکرم فضل کریم صاحب زعیم انصاراللہ فیکٹری ایریا ربوہ کو مورخہ 2000-12-6 دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم میاں اللہ دتہ صاحب مرحوم آف کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ کی پڑپوتی اور مولانا حکیم نذیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ کی نواسی ہے۔

احباب سے نومولودہ کے باعمر سعادت مند اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح و رخصتی

○ عزیزہ فرح سلیم صاحبہ بنت مکرم سید سلیم احمد شریفی صاحب ساہیوال کی تقریب شادی مورخہ 26۔ ستمبر 2000ء کو اسلام آباد میں عزیز مکرم منور احمد صاحب نیازی (کمپیوٹر انجینئر) (Windsor America) امریکہ ابن مکرم فضل محمد صاحب نیازی کے ہمراہ قرار پائی ہے

نکاح کا اعلان مکرم رفیق احمد صاحب جاوید مربی سلسلہ نے بعوض۔/500000 روپے حق مہر فرمایا اور دعا کروائی اور اسی روز رخصتی عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

(مکرم چوہدری محمد جمیل صاحب بابت ترکہ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ)

مکرم چوہدری محمد جمیل صاحب ولد فضل قادر صاحب ساکن مکان نمبر 2/1 محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ قطعہ نمبر 3/1 دارالنصر غربی ربوہ برقبہ 10 مرلے میں سے رقبہ 5 مرلے میری اہلیہ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل شدہ ہے۔ ان کا یہ حصہ ہمارے بیٹے ادریس احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے:۔

1۔ مکرم چوہدری محمد جمیل صاحب (خاوند)
2۔ محترمہ نسیم اختر صاحبہ (بیٹی)
3۔ محترمہ فہمیدہ صاحبہ (بیٹی)
4۔ محترمہ سعیدہ صاحبہ (بیٹی)
5۔ محترمہ تسنیم کوثر صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرم ادریس احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

(مکرم زاہد محمود صاحب بابت ترکہ مکرم محمد اکرم صاحب)

مکرم زاہد محمود صاحب ولد مکرم ڈاکٹر محمد اکرم صاحب ساکن مکان نمبر 2/35-34 دارالبرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مندرجہ ذیل قطعات ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کر دئے ہیں:۔

(1)۔ قطعات نمبر 2/35-34 دارالبرکات رقبہ ایک کنال 15 مربع فٹ۔ (2)۔ قطعات نمبر 19/42 دارالعلوم شرقی رقبہ 10 مرلہ 78 مربع فٹ۔ (3)۔ قطعات نمبر 19/16 دارالنصر رقبہ 10 مرلہ یہ قطعات حسب درخواست ان کے ورثاء کے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم زاہد محمود صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم خالد محمود صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم ناصر محمود صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم طاہر محمود صاحب (بیٹا)
5۔ محترمہ طاہرہ نسیم صاحبہ (بیٹی)
6۔ محترمہ زاہدہ پروین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

اعلان داخلہ

○ 1۔ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان نے BCS (آنرز۔ چار سالہ) کے لئے داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ درخواست فارم 27۔ جنوری تک وصول کئے جائیں گے۔ انٹری ٹیسٹ 28۔ جنوری کو ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے جنگ 17 جنوری۔

2۔ ISRA University حیدر آباد نے مندرجہ ذیل پروگرامز کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

BCS' BBA' MCS' MBA' MITM

فارم 17۔ فروری تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ پری ایڈمیشن ٹیسٹ 25 فروری کو ہوگا۔

3۔ مہران یونیورسٹی اور انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی جام شورو نے سیلف فنانسنگ بنیاد پر داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ ایسے طلباء جنہوں نے پری ایڈمیشن ٹیسٹ منعقدہ 2000-11-5 میں کم از کم 5 نمبر حاصل کئے ہوں 27۔ جنوری تک اپنی درخواستیں بھجوادیں۔ (رجسٹرار کو)۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے۔ ڈان 16۔ جنوری

○ LUMS لاہور یونیورسٹی آف مینیجمنٹ سائنسز) نے کمپیوٹر سائنس میں MS اور PhD کے لئے داخلوں کا اعلان کر دیا ہے۔

Apply کرنے کی آخری تاریخ۔ 20 اپریل 2001ء

GRE دینے کی آخری تاریخ۔ 5 جولائی 2001ء

کلاسز کا آغاز۔ 3۔ ستمبر 2001ء

درخواست فارم یکم فروری 2001ء سے دستیاب ہوں گے۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے ڈان 15۔ جنوری یا ویب سائٹ

http://www.lums.edu.pk

(نظارت تعلیم)

●●●●●●●●●●●

دورہ نمائندہ الفضل

○ ادارہ الفضل کی طرف سے مکرم منور احمد ججہ صاحب کو بطور نمائندہ الفضل اضلاع ہائے سندھ کے دورہ کے لئے بھجوایا گیا ہے۔

محترم امیر صاحب' مربیان' عہدیداران اور احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ۔ الفضل۔ ربوہ)

●●●●●●●●●●

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 20 جنوری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 4 زیادہ سے زیادہ 13 درجے سنٹی گریڈ
☆ سوموار 22 جنوری - غروب آفتاب: 5.35
☆ منگل 23 جنوری - طلوع فجر: 5-40
☆ منگل 23 جنوری - طلوع آفتاب: 7.05

امریکہ سے تعاون جاری رکھیں گے۔

جنرل مشرف امریکی جنرل ٹومی فرینکس نے جی ایچ کیو میں چیف ایگزیکٹو سے ملاقات کی۔ دفاعی صورتحال پر بریفنگ دی گئی۔ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ عالمی علاقائی امن وسلامتی کے لئے امریکہ سے تعاون جاری رکھیں گے۔ امریکی جرنیل سے گفتگو کرتے ہوئے جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ امریکہ بھی پاکستان کو برابری کی بنیاد پر ساتھ لے کر چلے۔ افغان عوام پابندیوں سے مزید مشکلات کا شکار ہو جائیں گے۔ جنرل ٹومی فرینکس نے کہا کہ نئی امریکی حکومت بھی پاکستان کے ساتھ تعلقات کو بہت اہمیت دیتی ہے۔ بھارت کی طرف سے اگنی ٹو کا تجربہ واقعی باعث تشویش ہے۔

پاک بھارت بات چیت پاک فوج کے ترجمان اور چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کے پریس سیکرٹری میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ بھارت بات چیت کے لئے رضامند ہوتا جا رہا ہے۔ توقع ہے کہ یہ سلسلہ آگے بڑھے گا۔ بھارت حریت کانفرنس سے زیادتی نہیں کرے گا۔ اور سفری دستاویزات جاری کر دے گا۔ امریکی کوششوں سے پاک بھارت کشیدگی میں کمی ہوئی ہے۔

پاک سعودی تعلقات خراب کرنے کی سازش

پاکستانی دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ بھارت کے وزیر خارجہ جسونت سنگھ کا سعودی عرب کا دورہ پاک عرب تعلقات خراب کرنے کی سازش ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ کے دورہ سعودی عرب کا بڑا مقصد مسئلہ کشمیر پر اسلام آباد اور ریاض کے درمیان تعاون اور پالیسی کے اتفاق رائے کو نقصان پہنچانا ہے۔ پاکستان کو اس دورے پر تشویش ہے مگر ہمیں امید ہے کہ بھارتی سازش ناکام ہوگی۔ پاک سعودی تعلقات متاثر نہیں ہوں گے۔

واپڈا میں فوج کے قیام میں توسیع چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے واپڈا میں فوج کے قیام میں مزید دو سال کی توسیع کی منظوری دے دی ہے۔ اب فوج یہاں 31 دسمبر 2002ء تک مزید فرائض سرانجام دے گی۔ چیئرمین واپڈا لیفٹیننٹ جنرل ذوالفقار علی خان نے کہا ہے کہ واپڈا میں فوج کی تعیناتی کے مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ بجلی چوری میں کمی ہوئی واپڈا کی ریکوری میں اضافہ ہوا۔ بجلی کی پیداوار میں بھی اضافہ ہوا۔ 14 لاکھ نئے کنکشن دیئے ہیں۔ چیئرمین واپڈا نے کہا کہ زیادہ بجلی استعمال کرنے پر ریٹ کم ہوں گے۔

پاکستان کی طرف سے بھارت کے اگنی دوئم کا جواب؟

بی بی سی نے بھارت کے اگنی دوئم بیلاسٹک میزائل کے تجربہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں میزائل پر کنٹرول اور صحیح نشانے پر خاص طور سے توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ زمین سے زمین پر مار کرنے والا یہ میزائل پاکستان کے کسی بھی علاقے تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور شمال میں چین کے اندرونی علاقوں تک حملہ کر سکتا ہے۔ امریکہ کے بروکنگز انسٹیٹیوٹ کے پروفیسر سٹیفن پی کوہن نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اگنی دوئم میزائل کا تجربہ بھارت کا ایک بہت بڑا فیصلہ ہے۔ بھارت فوجی صلاحیتوں سے ہٹ کر ایک بڑی جوہری طاقت کے روپ میں ابھر رہا ہے۔ پاکستانیوں کو تجربے پر حیرت ہوئی ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ دونوں ممالک کشیدگی کم کر رہے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ پاکستان اگنی دوئم کا جواب دے گا؟

بھارت کا میزائل پروگرام ناکام۔ ثمر مبارک

پاکستان کے ایٹمی وخلائی سائنس دان ڈاکٹر ثمر مبارک نے انکشاف کیا ہے کہ بھارت کا میزائل پروگرام ناقص اور ناکام ثابت ہوا ہے۔ اس کی ناقابل تردید مثال اگنی ون کی مکمل ناکامی تھی جو اپنے نشانے سے دوسو کلومیٹر پہلے گر گیا تھا۔ اگنی ون کو فوج کے سپرد نہیں کیا گیا۔ اگنی جیسے میزائل بھارت میں ہی گر کر تباہی پھیلا سکتے ہیں۔

بلدیاتی انتخابات پر اطمینان پنجاب کابینہ کے اجلاس میں موجودہ حکومت کی جانب سے اقتدار کی نچلی سطح پر منتقلی کے منصوبے کے تحت پہلے مرحلہ میں بلدیاتی انتخابات کے شفاف، غیر جانبدارانہ اور پرامن انعقاد پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔

نواز شریف کی جلاوطنی لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم نے نواز شریف کی جلاوطنی کے خلاف دائر کیس میں ریمارکس دیتے ہوئے کہا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 45 کے تحت صدر پاکستان کو صرف سزا معاف کرنے کا اختیار ہے جس کے تحت انہوں نے نواز شریف کی سزا کو معاف کیا لیکن حکومت بتائے کہ وہ کون سا قانون ہے جس کے تحت نواز شریف کو سزا معاف کرنے کے بعد بیرون ملک بھیج دیا گیا ہے۔ جسٹس قیوم نے سرکاری وکیل سے کہا کہ وفاقی حکومت سے اس بارے میں ہدایات لے کر 31 جنوری کو عدالت میں پیش کریں۔

تعلیمی اور تکنیکی ادارے وفاقی وزیر قانون بیرسٹر شاہدہ جمیل نے کہا ہے کہ ملکی آبادی 14 کروڑ تک پہنچ گئی ہے اور حکومت اعلیٰ تعلیم خصوصاً تکنیکی شعبوں میں نئے ادارے قائم کرنے پر بھاری اخراجات برداشت نہیں کر سکتی۔ اس لئے حکومت موجودہ اداروں کو ہی خودمختاری دینے پر غور کر رہی ہے۔

عام انتخابات وفاقی وزیر بلدیات محنت وافرادی قوت عمر اصغر خان نے کہا ہے کہ سیاسی جماعتوں نے باون سال تک عوامی مفادات کی بجائے ذاتی مفادات کو ترجیح دی ہے جس کے نتیجہ میں وطن عزیز میں لاقانونیت اور بدعنوانی کو فروغ ملا ہے۔ انہوں نے کہا 14 اگست کو بلدیاتی ناظمین و کونسلرز حلف اٹھائیں گے ناظم کسی سرکاری اہلکار کی تبدیلی و ترقی نہیں کر سکے گا۔

ایم اے
پروفیسر سعید اللہ خان
ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر، دمہ، کینسر، بلڈ پریشر، تپ دق، السر، ایگزیمہ، نرینہ اولاد، لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/ دارالفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3۔ فون 213207

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن بخارا اصفہان شجرکاری چوبی ٹیبل ڈیزائن کشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
☎ 042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

سچی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ ۔ فون 211434-212434

معیاری ہومیوپیتھک ادویات
جرمن سیل بند و کھلی ہومیو پوٹنسیاں، مدرٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات، ٹکیاں، گولیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں اور ڈراپر، پرچون و ہول سیل دستیاب ہیں۔
نیز 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی، گولبازار۔ ربوہ

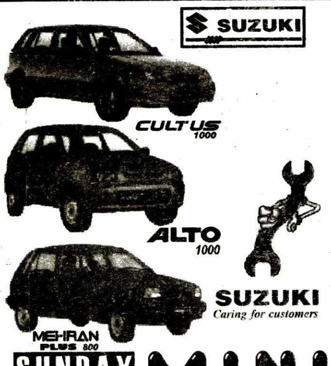

SALES, SERVICE, PARTS
BALENO, BOLAN, RAVI P.U.P.
PROMPT, EFFICIENT & RELIABLE SERVICE
1. UNDER SUPERVISION OF FOREIGN TRAINED ENGS.
2. SUZUKI QUALIFIED MECHANICS
3. COMPUTERISED WHEEL ALIGNMENT & BALANCING
4. COMPUTERISED BALENO ENGINE TUNING
5. EXHAUST GAS ANALIYSER FOR AIR/FUEL RATIO
6. FIRST FREE INSPECTION AT 1000 KMS.
7. COMPUTERISED HEAD LIGHT TESTING & ADJUSTING
8. WARRANTY: ONE YEAR OR 20,000 KMS.
9. SPECIALISED N ENGINE & GEAR BOX OVERHAULING
SUNDAY OPEN **MINI MOTORS** FRIDAY CLOSED
AUTHORISED A CLASS DEALERS OF
PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.
54, INDUSTRIAL AREA, GULBERG III, LAHORE TEL: 5873384- 5712119- 5873197 FAX: (042) 5713689
SALES OFFICE: F-13, PHASE-1, L.C.C.H.S., LAHORE CANTT. TEL: 5726789- 5730550

CPL No. 61